سود کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللّٰہ

ربا (**سود**) لغت میں زیادتی یا اضافہ کو کہتے ہیں، اور شرع میں **ربا** سے مراد یہ ہے کہ ایسے مخصوص عوض پر عقد کرنا کہ بوقتِ عقد جس کا شریعت کے تقاضوں کے مطابق برابر ہونا معلوم نہ ہو یا جو عقد بدلین یا ان میں سے کسی ایک کی تاخیر کے ساتھ ہو۔

سود کے متعلق ارشادات خداوندی:

(۱) اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ ﴿۲۷۶﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۷۵تا۲۷۶)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنادیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللّٰہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کریگا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے اللّٰہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللّٰہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔

(۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَیْسَرَةٍ ؕ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ (پ۳، البقرۃ۲۷۸تا۲۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللّٰہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللّٰہ عزوجل اور

سود کی تباہ کاریاں

اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو اور اگر قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھروگے اور ہر جان کو اسکی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

(۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ (پ۴، آل عمران: ۱۳۰-۱۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! سود دُونا دُون (دگنا) نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

مذکورہ آیاتِ مبارکہ اور ان میں بیان کئے گئے سود خور کے انجام پر غور کیجئے، آیاتِ مبارکہ کے بعض حصوں کی مختصر تشریح سے اس کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

سود کی حرمت ظاہر کرنے والے امور:

فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے سود کی حرمت کو اس کی ہر نوع میں ظاہر کرنے والے بہت سے وہ امور بیان کئے ہیں جنہیں قبول کئے بغیر کوئی چارہ نہیں اس لئے میں نے اپنے ماقبل کلام میں بیان کیا تھا کہ اس میں سے بعض کی حرمت میں قیاس کو دخل نہیں، ان میں سے چند امور یہ ہیں:

(۱)۔۔۔۔۔جب ایک درہم کو دو درہموں سے نقد یا اُدھار بیچے تو پہلے درہم میں وہ بغیر کسی عوض کے زیادتی کو لے گا جبکہ مسلمان کے مال کی حرمت بھی اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے، اسی طرح یہی معاملہ دوسرے درہم میں ہے، کیونکہ زائد درہم کو لے کر نفع حاصل کرنا ایک وہم میں ڈالنے والا امر ہے۔

(۲)۔۔۔۔۔اگر ربا الفضل جائز ہوتا تو تمام کاروبارِ تجارت باطل ہو کر رہ جاتے کیونکہ جب دو درہم ایک درہم کے بدلے میں حاصل ہو رہے ہوں تو کیونکر کوئی محنت و مشقت کریگا، پس جب کاروبارِ تجارت ہی نہ ہوگا تو مخلوق کے مفادات ہی ختم ہو جائیں گے اس لئے کہ ساری دنیا کا انتظام و انصرام اسی تجارت اور صنعت و حرفت پر ہی تو ہے۔

(۳)۔۔۔۔۔سود، قرض دینے کی نیکی اور احسان جیسے دروازے کو بند کر دے گا کیونکہ جب ایک درہم کے بدلے دو درہم مل رہے ہوں تو پھر کوئی بھی ایک درہم کے بدلے میں ایک ہی درہم لینا قطعاً گوارہ نہ کریگا۔

(۴)۔۔۔۔۔عام طور پر قرض خواہ امیر و غنی اور مقروض تنگ دست و فقیر ہوتا ہے، اب اگر غنی کو قرض سے زیادہ لینے کی اجازت دی جائے تو یہ فقیر کے لئے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اور وہ (سود لینے والا) اللہ رحمٰن ورحیم کی رحمت و بخشش کو بھی نہ پا سکے گا۔

سود کی مذمت پر نازل شدہ آیت کی وضاحت:

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

(۱) اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ

سود کی تباہ کاریاں

الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (۲۷۵) یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ (۲۷۶) (پ۳، البقرۃ:۲۷۵تا۲۷۶)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنادیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کریگا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔

وضاحت:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

یعنی سود خور اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے چھو کر مجنون بنادیا ہو، پس جب اللہ عزوجل قیامت کے دن لوگوں کو دوبارہ زندگی عطا فرمائے گا تو تمام لوگ اپنی قبروں سے جلدی جلدی نکلیں گے سوائے سود خوروں کے، وہ جب بھی کھڑے ہوں گے تو اپنے مونہوں، پیٹھوں اور پہلوؤں کے بل گر پڑیں گے جیسے کوئی پاگل و دیوانہ شخص ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب دنیا میں مکر و فریب اور خدا اور رسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے مخالفت مول لے کر حرام و سود سے پیٹ بھرتے رہے تو وہ ان کے پیٹوں میں بڑھتا رہا اور اس وقت اس قدر زیادہ ہو چکا ہو گا کہ اس کے بوجھ سے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے کے بھی قابل نہ رہیں گے، پس جب بھی لوگوں کے ساتھ مل کر تیزی سے چلنا چاہیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے اور دوبارہ پیچھے رہ جائیں گے۔

یہ بھی ایک مُسلّمہ بات ہے کہ جب بھی وہ گریں گے تو ایک آگ انہیں میدانِ محشر کی جانب ہانکے گی اور اس طرح بھی ان کے عذاب میں مزید اضافہ ہوگا، اس طرح اللہ عزوجل ان پر دو بہت بڑے عذاب مسلّط فرمادے گا یعنی ایک عذاب تو ان کا چلنے میں بار بار گرنا اور دوسرا آگ کی تپش اور لپٹوں کا ان کو ہنکانا یہاں تک کہ وہ میدانِ محشر میں پہنچیں گے تو اپنی لڑکھڑاہٹ اور جنونی کیفیت کی بناء پر وہاں موجود تمام افراد کے درمیان (سود خور ہونے کی حیثیت سے) پہچانے جائیں گے، جیسا کہ،

(1)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: "سود خور کو قیامت کے دن جنون کی حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے سود کھانے کے بارے میں سب اہلِ محشر جان لیں گے۔"

(کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ الثانیۃ عشرۃ، باب الریاء، ص۶۸)

(2)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنزَّہٌ عَنِ العُیوب عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں نے آسمانِ دنیا کی طرف دیکھا، اچانک مجھے ایسے لوگ

دکھائی دیئے جن کے پیٹ بڑے بڑے گھروں کی طرح تھے اور ان کی توندیں لٹکی ہوئی تھیں، وہ ان فرعونیوں کی گزرگاہ پر پڑے ہوئے تھے جو صبح وشام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں۔" مزید ارشاد فرمایا: "وہ مطیع اونٹوں کی طرح بغیر سُنے سمجھے آگے بڑھے تو یہ (بڑے) پیٹوں والے ان کو محسوس کرکے کھڑے ہوئے لیکن اپنے پیٹوں کی وجہ سے دوبارہ گر گئے اور وہاں سے نہ اُٹھ پائے یہاں تک کہ آلِ فرعون ان پر چھاگئے اور اوندھے، سیدھے پڑے ہوئے ان لوگوں کو اذیت دیتے ہوئے (جہنم میں) چلے گئے، یہ تو سود خوروں کا برزخ میں عذاب ہے جو دنیاوآخرت کے درمیان ہے۔" شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں، میں نے جبرائیل (علیہ السلام) سے دریافت فرمایا: "یہ کون ہیں؟" تو انہوں نے بتایا: "یہ وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط (یعنی پاگل) بنادیا ہو۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب، الترھیب من الربا، الحدیث:۲۸۹۱، ج۲، ص۴۰۷، بدون "فیقبلون" الیٰ "مدبرین")

(3)۔۔۔۔۔ایک اور روایت میں ہے کہ دافعِ رنج وملال، صاحبِ جُود ونوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے ساتویں آسمان پر اپنے سر کے اوپر بادلوں کی سی گرج اور بجلی کی سی کڑک سنی اور ایسے لوگ دیکھے جن کے پیٹ گھروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اُن میں سانپ اور بچھو باہر سے نظر آرہے تھے، میں نے پوچھا: "اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟" تو انہوں نے بتایا: "یہ سود خور ہیں۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب ماجاء فی الربا، الحدیث:۶۵۷۷، ج۴، ص۲۱۱، بتغیرٍ)

ان دونوں احادیثِ مبارکہ کا اس حدیثِ پاک کے ساتھ ہی تذکرہ آگے بھی ہوگا۔

(4)۔۔۔۔۔رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ عالیشان ہے: "ان گناہوں سے بچو جن کی مغفرت نہیں ہوگی: (۱) دھوکا دہی، پس جس نے کسی شئے سے دھوکا دیا تو قیامت کے دن وہ چیز لائی جائے گی اور (۲) سود خوری، پس جس نے بھی سود کھایا اسے قیامت کے دن جنون کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔" پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مذکورہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی۔

(المعجم الکبیر، الحدیث:۱۱۰، ج۱۸، ص۶۰)

(5)۔۔۔۔۔خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "سود خور قیامت کے دن جنون کی حالت میں اپنی دونوں سرینوں کو گھسیٹتے ہوئے آئے گا۔" پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مذکورہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی۔

(الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب الترھیب من الربا، الحدیث:۲۸۹۴، ج۲، ص۴۰۸)

کتاب الصلوٰۃ کی ابتداء میں ایک حدیثِ پاک گزری تھی کہ "سود خور کو مرنے سے لے کر قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا کہ وہ خون کی طرح سرخ نہر میں تیرتا رہے گا اور پتھر کھاتا رہے گا، جب بھی اس کے منہ میں پتھر ڈال دیا جائے گا تو وہ پھر نہر میں تیرنے لگے گا پھر واپس آئے گا اور پتھر کھا کر لوٹ جائے گا یہاں تک کہ دوبارہ زندگی ملنے تک اسی طرح رہے گا۔ وہ پتھر اس حرام مال کی مثال ہے جو اس نے دنیا میں جمع کیا، پس وہ اس آگ کے پتھر کو نگلتا رہے گا اور عذاب میں مبتلا رہے گا، اس کے علاوہ بھی عذاب کی کئی انواع اس کے لئے تیار کی گئی ہیں جن کا تذکرہ عنقریب ہوگا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰواۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

ان کے اس شدید عذاب کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے سود کو بیع کی طرح حلال جانا اور اس غلط اعتقاد کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے خیال کیا کہ جس طرح وہ کوئی چیز 10 درہم میں خرید کر 11 درہم میں فروخت کرتے ہیں خواہ ادھار دیں یا نقد، اس طرح 10 درہم کی 11 درہم کے عوض ادھار یا نقد بیع بھی جائز ہی ہو گی کیونکہ عقلاً جب جانبین راضی ہوں تو ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں، لیکن وہ اس بات سے غافل ہو گئے کہ اللہ عزوجل نے ہمارے لئے کچھ حدود مقرر فرما رکھی ہیں اور ہمیں ان سے تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے، پس ہم پر لازم ہے کہ ہم ان حدود کی پاسداری کریں اور انہیں اپنی رائے اور عقل کے ترازو میں نہ پَرکھیں (یعنی نہ تولیں)، بلکہ ان کو ہر صورت میں قبول کر لیں خواہ ہماری عقل میں آئیں یا نہ آئیں، اور ہمارے لئے مناسب ہوں یا نہ ہوں، کیونکہ یہی عبودیت و بندگی کا مرتبہ اور شان ہے۔

کمزور و ناتواں، اور فہم و فراست سے قاصر بندے پر لازم ہے کہ اپنے قادر و قوی، علیم و حکیم، رحمٰن و رحیم اور جبار و عزیز مولیٰ کے احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے، کیونکہ جب بھی اس نے اپنی عقل کے مطابق فیصلہ کیا اور اپنے مالک کے حکم سے روگردانی کی تو اس (مالک الملک) نے اپنے شدید عذاب سے اس کو ہلاکت و بربادی کے عمیق گڑھے میں پھینک دیا۔ چنانچہ،

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

(۱) اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ﴿۱۲﴾ (پ۳۰، البروج:۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

(۲) اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، الفجر:۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِؕ

یعنی جس کے پاس اس کے رب عزوجل کی کوئی نصیحت آئے اور اس کے بعد فوراً سود لینے سے باز آ جائے تو حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جو اس نے سود لیا تھا وہ اس کے لئے جائز ہو گا کیونکہ اس وقت وہ اس حکم کا مکلَّف نہیں تھا جبکہ آیتِ حرمت کے نزول کے بعد اس کو لینا جائز نہیں، پس جس نے توبہ کر لی اس پر لازم ہے کہ وہ لیا ہوا تمام سود واپس کر دے، اگرچہ یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ اسے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے دوری کی وجہ سے سود کے حرام ہونے کا علم نہ ہو سکا تھا تب بھی اس پر لازم ہے کہ لیا ہوا تمام سود واپس کر دے کیونکہ اُس نے یہ سود اُس وقت لیا تھا جب وہ اس حکم کا مکلَّف تھا اور ناواقفیت کا عذر اس کے گناہ گار ہونے میں اگرچہ مؤثر نہ بھی ہو لیکن مالی حقوق میں وہ ضرور مؤثر ہوتا ہے۔ اور باقی رہا اس کے گذشتہ سود کا معاملہ تو وہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے، یا پھر سود سے باز آ جانے کا یا سود کے قابلِ معافی یا ناقابلِ معافی ہونے کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے، اس کی توجیہات کے بارے میں مفسرینِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کئی ایک آراء ہیں،

سود کی تباہ کاریاں

حضرتِ سیدنا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "جس صورت کو میں نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ حکم (وَاَمۡرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ) اس شخص کے ساتھ خاص ہے جو سود کے کھانے یا نہ کھانے کی وضاحت کئے بغیر اسے حلال نہ سمجھے۔"

مگر آیت کے آخری الفاظ (وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓٮِٕكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾) سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مذکورہ حکم اس کے ساتھ خاص ہے جو سود تو لے مگر اسے حلال نہ جانے۔اور پہلی صورت پر آیتِ مبارکہ کا لفظ "فانتھیٰ" دلالت کرتا ہے یعنی وہ یہ کہنے سے باز آ جائے کہ "بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہے۔"

وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓٮِٕكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾

یعنی اگر وہ اپنے اسی سابقہ قول "یعنی بیع بھی تو سود کی طرح ہے۔" کی جانب لوٹا، لیکن سود کو حلال نہ خیال کیا بلکہ حرام ہی جانا تو اب اس کی دو صورتیں ہوں گی: (۱) وہ سود کھانے سے بھی رک جائے گا حالانکہ یہاں یہ مراد نہیں کیونکہ "وَاَمۡرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ" کا فرمان اس کے لائق نہیں، بلکہ اس کے لائق محض مدح و تعریف ہے اور (۲) اگر سود کھانے سے تو باز نہ آئے لیکن اسے حرام ضرور جانے تو یہاں اس آیۂ مبارکہ سے یہی مراد ہے کیونکہ اب اس کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور اگر چاہے تو معاف فرما دے، جیسا کہ اس کا فرمانِ عالیشان بھی ہے:

وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ‌ۚ (پ۵، النساء:۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

يَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا

یعنی اللہ عزوجل سود خوروں کے معاملے کو ان کے مقصود کے برعکس ملیامیٹ کر دے گا، چونکہ انہوں نے اللہ عزوجل کی ناراضگی اور غضب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مال کی زیادتی کو ترجیح دی پس وہ نہ صرف اس زیادتی بلکہ اصل مال کو بھی ختم کر دے گا یہاں تک کہ ان کا انجام انتہائی فقر ہو جائے گا، جیسا کہ اکثر سود خوروں کا مشاہدہ بھی کیا گیا ہے، اگر فرض کر لیں کہ وہ اسی دھوکا میں مبتلا ہو کر اس دارِ فانی سے چل بسا تو اللہ عزوجل اس کے وارثوں کے ہاتھوں اس کا مال تباہ و برباد کر دے گا پس تھوڑی ہی مدت کے بعد انتہائی فقر اور ذلت و رسوائی اس کا مقدر بن جائے گی۔

سود کا انجام کمی پر ہوتا ہے:

(6)۔۔۔۔۔رحمتِ کونین، ہم غریبوں کے دلوں کے چین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "(بظاہر) سود اگرچہ زیادہ ہی ہو آخر کار اس کا انجام کمی پر ہوتا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن مسعود، الحدیث:۴۰۲۶، ج۲،ص۱۰۹)

اسی ہلاکت و بربادی میں سے یہ بھی ہے کہ،

(۱)۔۔۔۔۔اس پر مذمت، بغض اور عدالت وامانت کے زوال کے احکام مرتَّب ہوتے ہیں،

(۲)۔۔۔۔۔اس کا نام فاسق، تنگ دل اور دُرشت رکھ دیا جاتا ہے،

(۳)۔۔۔۔۔جس کا مال اس نے ظلماً لیا ہو اس کی بد دعاؤں سے لعنت کا حقدار ٹھہرتا ہے، یہی وہ سبب ہے جو اس کی جان اور مال سے خیر وبرکت کے خاتمے کا باعث بنتا ہے کیونکہ مظلوم کی دعا اور اللہ عزوجل کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ چنانچہ،

(7)۔۔۔۔۔تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جب مظلوم ظالم کے لئے بد دعا کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس مظلوم سے ارشاد فرماتا ہے: "میں تیری ضرور مدد فرماؤں گا اگرچہ کچھ مدت بعد ہی ہو۔"

(۴)۔۔۔۔۔جو سود کا مال جمع کرنے میں مشہور ہو تو کئی ایک مصائب اس کا رخ کر لیتے ہیں مثلاً چور، ڈاکو وغیرہ گمان کرتے ہیں کہ حقیقتاً مال اس کا نہیں (لہٰذا چوری کر لیتے ہیں)۔

آخرت میں تباہی وبربادی، سود خور کا مقدر:

بیان کردہ سب ہلاکتیں وہ ہیں جن کا دنیا ہی میں سود خور کو سامنا کرنا ہوگا جبکہ آخرت کی تباہی وبربادی یہ ہے:

(8)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

"اس کا نہ صدقہ قبول کیا جائے گا، نہ جہاد، نہ حج اور نہ ہی صلہ رحمی۔"

(تفسیر قرطبی، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۷۶، ج۲، ص۲۷۴)

اس کے علاوہ وہ مرے گا تو اپنا سب مال واسباب پیچھے چھوڑ جائے گا لہٰذا اس کے سبب اس پر اپنا اور اپنے پیروکاروں کا بھی وبال اور عذابِ الیم ہوگا، اسی لئے منقول ہے کہ،

(9)۔۔۔۔۔مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "دو مصیبتیں ایسی ہیں کہ کوئی بھی ان کی مثل سے دوچار نہ ہوگا: تمام کا تمام مال چھوڑنا اور پھر اس پر سزا بھی پانا۔"

نیز صحیح حدیث میں ہے کہ "اغنیاء جنت میں فقراء سے 500 سال بعد داخل ہوں گے۔"

(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، تحت الحدیث:۲، ج۱، ص۵۲)

توجب مالِ حلال کی وجہ سے اغنیاء کی یہ حالت ہوگی تو جن کا کاروبار ہی حرام ہو ان کا کیا حال ہوگا؟

المختصر یہ کہ یہ سب وہ ہلاکتیں، بربادیاں، نقصان، گھاٹے اور ذلتیں ہیں جن کا اسے سامنا کرنا ہوگا۔

وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ

یعنی فرشتہ دنیا میں اس کے لئے اللہ عزوجل سے صدقات کی زیادتی کا سوال کرتا ہے کہ وہ اس خرچ کرنے والے کو اچھا نعم البدل عطا فرمائے جیسا کہ احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے کہ،

(10)۔۔۔۔۔محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "کوئی دن ایسا نہیں جس میں ایک فرشتہ یہ نہ پکارتا ہو: اے اللہ عزوجل! اس خرچ کرنے والے کو اچھا نعم البدل عطا فرما۔"

(کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع اللام، الحدیث:۵۴۹، ج۱، ص۱۶۷)

اس طرح ہر روز اس کا مرتبہ اور ذکرِ جمیل زیادہ ہوتا جاتا ہے، دل اس کی جانب مائل ہوتے ہیں، فقراء کے دلوں سے اس کے لئے خالص دُعا نکلتی ہے، اس سے لوگوں کی حرص اور طمع ختم ہو جاتی ہے، جب وہ فقراء ومساکین کے معاملات کی دیکھ بھال میں مشہور ہو جائے تو ہر ایک اسے تکلیف پہنچانے سے گریز کرتا ہے، نیز ہر لالچی اور ظالم انسان بھی اس کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتا ہے، اور آخرت میں یہ سب کچھ بڑھ کر اس قدر ہو چکا ہو گا کہ ایک لقمہ بھی پہاڑوں کی مثل ہو گا جیسا کہ سابقہ زکوٰۃ کے باب میں بیان ہونے والی احادیثِ مبارکہ میں گزرا ہے۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾

اس آیتِ مبارکہ میں کفّار اور اثیم دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں جن میں سود کو حلال جاننے والے اور سود کھانے والے کا ان دونوں پر استمرار پایا جا رہا ہے، ان دونوں افراد کا اپنے افعال سے رجوع کرنا ممکن ہے جیسا کہ مروی ہے کہ:

(11)۔۔۔۔۔سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"جس نے نماز یا حج ترک کیا اس نے کفر کیا، جس نے اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں وطی کی اس نے کفر کیا اور جس نے اس کی دُبر (یعنی پچھلے مقام) میں وطی کی اس نے بھی کفر کیا۔"

حدیثِ پاک کا مفہوم:

اس (حدیث) سے مراد یہ ہے کہ وہ کفر کے قریب کرنے والے اعمال ہیں کہ اگر ان اعمال خبیثہ کو بجا لاتا رہا تو ایک دن یہی اس کے کفر اور بُرے خاتمہ کا باعث بنیں گے، یہاں اس مبالغہ میں بہت زیادہ ڈرانا مقصود ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ (پ ۳، البقرۃ ۲۷۸ تا ۲۸۱)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو اور اگر قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اسکی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

سود کی تباہ کاریاں

آیتِ مبارکہ کی وضاحت:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا

قرآنِ کریم کا اسلوب ہے کہ ترہیب (یعنی ڈرانے) کے بعد ترغیب ہوتی ہے یا پھر کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے لہٰذا یہاں بھی اس کے انجام سے نصیحت دلاتے ہوئے، مطیع وفرمانبردار کے مقام و مرتبہ کو ایک عاصی وگناہ گار سے ممتاز کرتے ہوئے، نیز اس پر ان کی تعریف ومذمت میں مبالغہ کرتے ہوئے ترہیب کے بعد ترغیب کا ذکر ہو رہا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ عزوجل سے ڈرو اور سود کی بقیہ رقم کو مقروضوں سے وصول نہ کرو، اور اس سے قبل اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ عالیشان **فَلَهٗ مَا سَلَفَ** سے واضح کر دیا ہے کہ حرمتِ سود کا حکم نازل ہونے سے پہلے جو سود وصول کیا گیا وہ حرام نہیں سوائے اس کے کہ جو سود حرمت کا حکم نازل ہونے کے بعد وصول کیا گیا کیونکہ وہ حرام ہے اب اس شخص کے لئے اپنے اصل مال سے زائد مال لینا جائز نہیں اس وجہ سے اب نزولِ حکم کے بعد مکلّف ہونے کی بناء پر اس پر ایسا کرنا حرام ہوگا۔

اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ اہلِ مکہ تمام یا چند ایک اور اہلِ طائف کے چند افراد سودی لین دین کیا کرتے تھے لہٰذا جب وہ فتحِ مکہ کے وقت مسلمان ہوئے تو اس سود میں ان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا جس پر انہوں نے ابھی تک قبضہ نہیں کیا تھا تو یہ آیتِ مبارکہ اس بات کا حکم لے کر اُتری کہ وہ صرف اپنے اصل اموال ہی واپس لیں گے اس سے زائد کچھ وصول نہیں کریں گے۔

(12)۔۔۔۔۔شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: "خبردار، جان لو! زمانۂ جاہلیت کا ہر معاملہ میرے قدموں تلے ختم کر دیا گیا ہے۔" پھر ارشاد فرمایا: "جاہلیت کا سود بھی ختم کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جس کو میں ختم کر رہا ہوں وہ حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود ہے۔"

(صحیح المسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی، الحدیث: ۲۹۵۰، ص ۸۸۱)

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ

یعنی اگر تم ایمان والے ہو تو سودی کاروبار سے باز آ جاؤ اور اگر اس سے نہ رُکے تو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے اعلانِ جنگ کر دو، اور جس نے بھی ایسا کیا تو وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

اس حرب سے مراد یا تو دُنیوی جنگ ہے یا پھر اُخروی جنگ۔

دُنیوی جنگ سے مراد یہ ہے کہ شریعت نافذ کرنے والے حکام پر لازم ہے کہ جب انہیں کسی کے بارے میں سود لینے کا پتہ چلے تو اسے قید کر دیں یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے، لیکن اگر سود خور صاحبِ حیثیت اور ذی حشم ہو کہ تم اس پر جنگ کئے بغیر قدرت حاصل نہیں کر سکتے تو اسی طرح جنگ کرو جیسے (حضرت سیدنا) ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مانعینِ زکوۃ کے ساتھ کی تھی۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے: "جو سودی کاروبار میں ملوث ہو اس پر توبہ پیش کی جائے اگر توبہ کر لے تو اچھی بات ہے ورنہ اس کا سر تن سے جدا کر دیا جائے۔"

آیتِ مبارکہ میں جنگ کرنے کا یہ حکم دو چیزوں کا احتمال رکھتا ہے کہ یا تو مطلقاً جو بھی سود لے اس کے ساتھ جنگ کی جائے یا پھر صرف اس کے ساتھ جو اسے حلال اور جائز سمجھ کر لے، ایک قول یہ مروی ہے کہ "اعلانِ جنگ سود کو جائز سمجھنے والے سے ہے۔" جبکہ ایک قول کے مطابق اس سے بھی اور دوسروں سے بھی ہے، لیکن آیتِ کریمہ کی ترتیب کے لحاظ سے مناسب پہلا قول ہے کیونکہ اللہ عزوجل کے فرمانِ عالیشان کا مفہوم ہے کہ "اگر تم سود کی حرمت پر ایمان رکھتے ہو تو اسے چھوڑ دو جو باقی ہے، اور اگر ایمان نہیں رکھتے تو اعلانِ جنگ کر دو۔"

اُخروی جنگ سے مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل اس کا خاتمہ برائی پر فرمائے گا، کیونکہ جس نے بھی اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ جنگ کی تو اس کا خاتمہ بالخیر کس طرح ہو سکتا ہے؟ نیز اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے جنگ کرنا درحقیقت اس کی رحمت کے مقامات سے دوری اور بدبختی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرنا ہے۔

وَ اِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَکُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِکُمۡ ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷۹﴾

یعنی اگر تم سود کی حلّت کے پہلے قول سے توبہ کر لو یا دوسرے قول کے مطابق عمل سے توبہ کر لو تو تمہارے لئے صرف اصل مال لینا جائز ہے تاکہ اس اصل مال پر مقروض سے زیادہ مال لے کر نہ تو اس پر تم ظلم کرو اور نہ ہی تمہارے اصل مال میں کمی کر کے تم پر کوئی ظلم کیا جائے گا۔

جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو سود کا تقاضا کرنے والوں نے یہ کہتے ہوئے توبہ کر لی کہ "ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں کیونکہ ہم میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے جنگ کرنے کی کوئی طاقت نہیں۔" لہٰذا وہ اپنے اصل مال لینے پر ہی راضی ہو گئے اور جب ان کے مطالبہ کی وجہ سے مقروضوں نے تنگ دستی کا شکوہ کیا تو انہوں نے صبر کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی:

وَ اِنۡ کَانَ ذُوۡ عُسۡرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیۡسَرَۃٍ ؕ

یعنی اگر تمہارا مقروض تنگ دست ہو تو تم پر لازم ہے کہ اسے کشادگی تک مہلت دو، اسی طرح تنگ دست کو ہر قسم کے قرض میں مہلت دینا واجب ہے۔[1] لیکن یہ خاص سبب سے نہیں بلکہ مذکورہ (آیۂ مبارکہ کے) الفاظ کے عموم سے استدلال ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡکُلُوا الرِّبٰۤوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَۃً ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۳۰﴾ۚ وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۱۳۱﴾ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۰-۱۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! سود دُونا دُون (دگنا) نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

---

[1]: مفسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر نعیمی میں ''احکام القرآن'' کے حوالے سے فرماتے ہیں: ''مہلت دینا ہر اس قرض میں واجب ہے جو مالی کاروبار کا ہو جیسے تجارتی قرض، مگر دین، مہر، کفالہ، حوالہ، صلح کے روپیہ پر مہلت واجب نہیں۔'' (تفسیر نعیمی، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۸۰، ج ۳، ص ۱۶۷)

آیتِ مبارکہ کی وضاحت:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا

اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں اگر کسی کا کسی پر مخصوص مدت تک کے لئے 100 درہم قرض ہوتا اور مقروض تنگ دستی کی بناء پر ادانہ کر سکتا تو قرض خواہ اس مقروض سے کہتا: "میں تمہاری ادائیگی کی مقررہ مدت میں اضافہ کر دیتا ہوں تم مال میں اضافہ کر دو۔" اس طرح بسا اوقات اس کا مال 200 درہم ہو جاتا، اور جب دوسری مقررہ مدت آتی اور مقروض دوبارہ رقم ادانہ کر پاتا تو وہ مزید انہی شرائط پر مدت بڑھا دیتا یہاں تک کہ اس طریقہ سے وہ کئی مدتوں تک اضافہ کرتا جاتا اور اس طرح سینکڑوں درہم اس مقروض سے وصول کر لیتا، پس اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

یعنی سود کو چھوڑ دو اور اللہ عزوجل سے ڈرو تاکہ تم فلاح وکامیابی پا سکو۔ اس آیتِ مبارکہ میں اس بات کی جانب اشارہ پایا جا رہا ہے کہ اگر اس سودی رَوِش (یعنی خصلت) کو ترک نہ کیا تو کبھی بھی فلاح وکامیابی حاصل نہیں کر سکیں گے، اس کا سبب وہی ہے جو گزشتہ آیتِ مبارکہ میں گزر چکا ہے یعنی اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے جنگ اور جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے بر سرِ پیکار ہو اس کی فلاح وکامیابی کا تصور کیونکر کیا جا سکتا ہے؟ نیز اس آیتِ مبارکہ میں بُرے خاتمے کی جانب بھی اشارہ ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

یعنی اس آگ سے ڈرو جس کو کافروں کے لئے ان کی ذات کی وجہ سے اور دوسروں کے لئے کافروں کی پیروی کی وجہ سے تیار کیا گیا ہے، مراد یہ ہے کہ جہنم کی اکثر گھاٹیاں کافروں کے لئے تیار کی گئی ہیں اور یہ اس بات کے منافی نہیں کہ گناہ گار مؤمن ان میں داخل نہیں ہوں گے، بلکہ اسی آیتِ مبارکہ میں ہی اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ وہ مسلمان جو سودی کاروبار سے منسلک رہا تو وہ اس آگ میں کفار کے ساتھ ہی ہوگا جو کہ محض انہی کے لئے تیار کی گئی ہے، لہٰذا جب یہ بات واضح اور ثابت ہو گئی کہ یہ سود اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے کھلی جنگ ہے اور بُرے خاتمہ کا باعث ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انھیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پڑے۔ (پ۱۸، النور: ۶۳)

پس غور و فکر کرنا چاہیے کہ اللہ عزوجل نے اس آگ کی صفت بیان کی ہے کہ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے، کیونکہ اس میں حد درجہ وعید ہے اس لئے کہ وہ مؤمنین جو گناہوں سے پرہیز کرنے کے مخاطب ہیں جب انہیں یہ علم ہوگا کہ اگر انہوں نے گناہوں سے بچنے سے روگردانی کی تو انہیں اس آگ میں ڈال دیا جائے گا جو کہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور اس طرح ان کے اذہان میں کفار کی سزا کی زیادتی پختہ ہوگی تو وہ گناہوں سے مکمل طور پر رک جائیں گے۔

نیز اس میں بھی غور کرنا چاہیے کہ ان آیاتِ مقدسہ میں اللہ عزوجل نے سود خور کی مذمت میں جو وعید ذکر کی ہے اس سے رائی کے برابر بھی عقل و دانش رکھنے والا انسان اس گناہ کا قبیح ہونا آسانی سے جان لے گا۔ خصوصاً اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے محاذ آرائی اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی دشمنی جیسے قبیح گناہ کا باعث بنتی ہے، جب آپ پر دنیا و آخرت کی ہلاکتوں کا سبب بننے والے اس گناہ کی حقیقت آشکار ہو چکی ہے تو چاہیے کہ آپ اس سے رجوع کر لیں اور اپنے پروردگار عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کریں۔

سود خوروں کے لئے ان آیاتِ مقدسہ میں جو عقوبتیں اور سزائیں بیان ہوئیں ان کے علاوہ کئی احادیثِ مبارکہ میں انہی جیسا مضمون ملتا ہے، اس مضمون کی تکمیل کی خاطر انہیں بھی یہاں ذکر کرنا پسند کروں گا۔

سود کی مذمّت پر احادیثِ مبارکہ:

(13)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "ہلاکت میں ڈالنے والے سات گناہوں سے بچتے رہو۔"

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: "یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! وہ کون سے گناہ ہیں؟"

تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

"(۱) اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرانا،

(۲) جادو کرنا،

(۳) اللہ عزوجل کی حرام کردہ جان کو ناحق قتل کرنا،

(۴) سود کھانا،

(۵) یتیم کا مال کھانا،

(۶) جنگ کے دن میدانِ جنگ سے بھاگ جانا اور

(۷) پاک دامن، سیدھی سادی، شادی شدہ، مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا۔"

(صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب قول اللہ تعالیٰ (ان الذین یاکلون اموال الیتمی-----الآیہ) الحدیث: ۲۷۶۶، ص ۲۲۳)

(14)۔۔۔۔۔سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "میں نے شبِ معراج دیکھا کہ دو شخص مجھے ارضِ مقدس (یعنی بیت المقدس) لے گئے، پھر ہم آگے چل دیئے یہاں تک کہ ہم خون کی ایک نہر پر پہنچے جس میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا، اور نہر کے کنارے پر دوسرا شخص کھڑا تھا جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے، نہر میں موجود شخص جب بھی باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے پر کھڑا شخص ایک پتھر اس کے منہ پر مار کر اسے اس کی جگہ لوٹا دیتا، اسی طرح ہوتا رہا کہ جب بھی وہ (نہر والا) شخص کنارے پر آنے کا ارادہ کرتا تو دوسرا شخص اس کے منہ پر پتھر مار کر اسے واپس لوٹا دیتا، میں نے پوچھا: "یہ نہر میں کون ہے۔" جواب ملا: "یہ سود کھانے والا ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب آکل الربا وشاھدہ وکاتبہ، الحدیث: ۲۰۸۵، ص ۱۶۳)

(15)۔۔۔۔۔شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ (صحیح المسلم، کتاب المساقاۃ، باب لعن آکل الربا ومؤکلہ، الحدیث: ۴۰۹۳، ص ۹۵۵)

(16)۔۔۔۔۔دوسری روایت میں یہ بھی ہے: "اور سود کے گواہوں اور سود لکھنے والوں پر بھی لعنت فرمائی۔"

(المرجع السابق، الحدیث: ۴۰۹۳، ص ۹۵۵)

(17)۔۔۔۔۔حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اسے لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: "یہ سب اس گناہ میں برابر ہیں۔"

(صحیح المسلم ،کتاب المساقاۃ، باب لعن آکل الربا و مؤکلہ ، الحدیث: ۴۰۹۳، ص ۹۵۵)

(18)۔۔۔۔۔سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "کبیرہ گناہ 7 ہیں:

(۱) اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرانا اور یہ اِن سب سے بڑا گناہ ہے،

(۲) کسی جان کو ناحق قتل کرنا،

(۳) سود کھانا،

(۴) یتیم کا مال کھانا،

(۵) جنگ کے دن میدان سے بھاگنا،

(۶) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا اور

(۷) ہجرت کے بعد اعرابی بن جانا (یعنی بدوؤں جیسی زندگی اپنا لینا)۔"

(مجمع الزوائد،کتاب الایمان ،الباب فی الکبائر ، الحدیث: ۳۸۲ / ۳۹۰،ج۱،ص ۲۹۱/۲۹۴)

(19)۔۔۔۔۔شاہِ ابرار، ہم غریبوں کے غمخوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے گودنے والی، گودوانے والی، سود لینے والے اور دینے والے پر لعنت فرمائی، کتے کی قیمت اور زنا کی کمائی کھانے سے منع فرمایا اور تصویریں بنانے والے پر بھی لعنت فرمائی۔

(المسند للامام احمد بن حنبل ،حدیث ابی جحیفۃ،الحدیث:۱۸۷۸۱، ج۶، ص ۴۵۶"تقدمًا و تأخرًا")

(20)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں: "سود لینے والے، سود دینے والے، سود کے گواہ، سود کا کاغذ لکھنے والے جبکہ سود جان کر یہ کام کرتے ہوں، اسی طرح خوبصورتی کے لئے گودنے والی، گودوانے والی، صدقہ نہ دینے والے اور ہجرت کے بعد مرتد ہو کر اعرابی بن جانے والے لوگوں پر (حضرت سیدنا) محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل ، مسند عبداللہ بن مسعود ، الحدیث:۳۸۸۱، ج ۲، ص ۸۰)

(21)۔۔۔۔۔نبی مُکرَّم، نُورِ مُجسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے: "4 افراد ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل نہ تو انہیں جنت میں داخل فرمائے گا اور نہ ہی اس کی نعمتیں چکھائے گا:

(۱) شراب کا عادی،

(۲) سود خور،

(۳) یتیم کا مال ناحق کھانے والا اور

(۴) والدین کی نافرمانی کرنے والا۔"

(المستدرک، کتاب البیوع، باب ان اربی الربا عرض-----الخ، الحدیث:۲۳۰۷،ج۲، ص ۳۳۸-۳۳۹)

(22)۔۔۔۔۔۔رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "سود کا گناہ 73 درجے ہے، ان میں سب سے چھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔"

(المستدرك، كتاب البيوع، باب ان اربى الربا عرض الرجل المسلم، الحديث:۲۳۰۶، ج۲، ص۳۳۸)

(23)۔۔۔۔۔۔حضور نبی کریم،رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "سود کا گناہ 70 سے زائد درجے ہے اور شرک بھی اسی طرح ہے۔"

(البحر الزخار بمسند البزار، مسند عبدالله بن مسعود، الحديث:۱۹۳۵، ج۵، ص۳۱۸)

(24)۔۔۔۔۔۔رسولِ اکرم، شفیع معظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "سود کا گناہ 70 درجے ہے، ان میں سب سے کم یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔"

(شعب الايمان، باب في قبض اليد عن الاموال المحرمة، الحديث:۵۵۲۰، ج۴، ص۳۹۴)

(25)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "آدمی کا سود کا ایک درہم لینا اللہ عزوجل کے نزدیک اس بندے کے حالتِ اسلام میں 33 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔"

(مجمع الزوائد، كتاب البيوع، باب ماجاء في الربا، الحديث:۶۵۷۴، ج۴، ص۲۱۱)

(26)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "سود کے 70 گناہ ہیں، سب سے ہلکا اسلام کی حالت میں اپنی ماں سے زنا کرنا ہے اور سود کا ایک درہم 30 سے زیادہ بار زنا کرنے سے برا ہے۔" مزید فرمایا: "اللہ عزوجل قیامت کے دن سوائے سود کھانے والے کے ہر نیک اور فاجر کو کھڑا ہونے کی اجازت دے گا، وہ اگر کھڑا بھی ہوگا تو اس شخص کی طرح کھڑا ہوگا جسے آسیب نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔"

(المصنف عبدالرزاق، كتاب الجامع، باب الكبائر، الحديث:۱۹۸۷۶، ج۱۰، ص۶۶)

(27)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا کعبُ الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: " 33 بار زنا کرنا میرے نزدیک سود کا ایک درہم کھانے سے بہتر ہے جب میں سود کھاؤں تو اللہ عزوجل جانتا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، حديث عبدالله بن حنظلة، الحديث:۲۲۰۱۷، ج۸، ص۲۲۳)

(28)۔۔۔۔۔۔اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "سود کا ایک درہم جسے آدمی جانتے ہوئے کھاتا ہے 36 بار زنا کرنے سے زیادہ بُرا ہے۔"

(المرجع السابق، الحديث:۲۲۰۱۶، ج۸، ص۲۲۳)

(29)۔۔۔۔۔۔شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور سود کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "سود کا ایک درہم جو آدمی کو ملتا ہے 36 بار اس کے زنا کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور سب سے بڑھ کر زیادتی کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا ہے۔"

(شعب الايمان، باب في قبض اليد عن الاموال المحرمة، الحديث:۵۵۲۳، ج۴، ص۳۹۵)

(30)۔۔۔۔۔دافعِ رنج وملال، صاحبِ جُودو نوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے: "جس نے ظالم شخص کی باطل کام میں اعانت کی تاکہ حق کو مٹائے تو وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ذمہ سے بری ہو گیا اور جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو یہ 33 بار زنا کرنے کی طرح ہے اور جس کا گوشت حرام سے پلا بڑھا آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔"

(المعجم الاوسط، الحدیث:۲۹۴۴، ج۲، ص۱۸۰)

(31)۔۔۔۔۔رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کافرمانِ عالیشان ہے: "بے شک سود کے 70 سے زائد دروازے ہیں ان میں سب سے ہلکا اس طرح ہے جیسے آدمی حالتِ اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرے اور سود کا ایک درہم 35 بار زنا کرنے سے زیادہ بُرا ہے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البیوع وغیرھا، باب الترھیب من الربا، الحدیث:۲۸۸۴، ج۲، ص۴۰۶)

(32)۔۔۔۔۔خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے: "بے شک سود کا گناہ 72 درجے ہے، ان میں سب سے ہلکا اس طرح ہے جیسے آدمی اپنی ماں سے زنا کرے اور سب سے بڑھ کر زیادتی کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب ماجاء فی الربا، الحدیث:۶۵۷۵، ج۴، ص۲۱۱)

(33)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "بے شک سود 70 گناہوں کا مجموعہ ہے، ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

(سنن ابن ماجة، ابواب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، الحدیث:۲۲۷۴، ص۲۶۱۳)

(34)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: "شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے پکنے سے پہلے کھجوریں خریدنے سے منع فرمایا" اور ارشاد فرمایا: "جب کسی گاؤں میں زنا اور سود عام ہو گئے تو ان لوگوں نے اپنی جانوں کو اللہ عزوجل کے عذاب کا مستحق کر دیا۔"

(المستدرک، کتاب البیوع، باب اذا ظھر الزنا والربا فی قریة ------ الخ، الحدیث:۲۳۰۸، ج۲، ص۳۳۹)

(35)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَحبوبِ ربُّ الْعٰلمین، جنابِ صادق وامین عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"جب بھی کسی قوم میں زنا اور سود ظاہر ہوئے تو ان لوگوں نے اپنی جانوں کو اللہ عزوجل کے عذاب کا حق دار ٹھہرا لیا۔"

(مسند ابی یعلیٰ الموصلی، مسند عبداللہ بن مسعود، الحدیث:۴۹۶۰، ج۴، ص۳۱۴)

(36)۔۔۔۔۔رحمتِ کونین، ہم غریبوں کے دلوں کے چین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے: "جس قوم میں بھی سود ظاہر ہوا ان کو قحط سالی نے آ لیا اور جس قوم میں بھی رشوت ظاہر ہوئی وہ دشمن سے مرعوب ہو گئے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عمرو بن العاص، الحدیث:۱۷۸۳۹، ج۶، ص۲۴۵)

(37)۔۔۔۔۔حضور نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے: "میں نے معراج کی رات دیکھا کہ جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچے تو میں نے اپنے اوپر کڑک، چمک اور گرج دیکھی، پھر میں ایک ایسی قوم کے پاس آیا جن کے پیٹ گھروں کی طرح تھے جن میں

سانپ تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے،"میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے دریافت فرمایا: "یہ کون ہیں؟"توانہوں نے بتایا: "یہ سود کھانے والے ہیں۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند ابی ھریرۃ، الحدیث:۸۶۴۸،ج۳، ص۲۶۹،"قواصف" بدلہ"صواعق")

(38)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے:"جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں نے آسمانِ دنیا کی طرف دیکھا، اچانک مجھے ایسے لوگ دکھائی دیئے جن کے پیٹ بڑے بڑے گھروں کی طرح تھے اور ان کی توندیں لٹکی ہوئی تھیں، وہ ان فرعونیوں کی گزرگاہ پر پڑے ہوئے تھے جو صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں:"اے ہمارے رب عزوجل! قیامت کبھی قائم نہ کرنا۔"میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے پوچھا: "یہ کون ہیں؟"توانہوں نے بتایا: "یہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی اُمت میں سے سود کھانے والے ہیں، یہ کھڑے نہیں ہو سکتے مگر جیسے وہ کھڑا ہوتا ہے جسے آسیب نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب الترھیب من الربا-----الخ ،الحدیث:۲۸۹۱، ج۲،ص۴۰۷)

(39)۔۔۔۔۔محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے:
"قیامت کے قریب زنا، سود اور شراب عام ہو جائیں گے۔"

(المعجم الاوسط ، الحدیث:۷۶۹۵، ج۵،ص۳۸۶)

(40)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا قاسم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکے بنانے والوں کے بازار میں دیکھا،آپ فرمارہے تھے: "اے سکے بنانے والو! تمہیں خوشخبری ہو۔"انہوں نے کہا:"اللہ عزوجل آپ کو جنت کی خوشخبری دے،اے ابو محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ نے ہمیں کس بات کی خوشخبری دی ہے۔"توآپ نے ارشاد فرمایا: سرکارِمدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے:"سکے بنانے والوں کو جہنم کی بشارت دے دو۔"

(مجمع الزوائد،کتاب البیوع، باب ماجاء فی الربا،الحدیث:۶۵۸۷، ج۴، ص۲۱۴)

(41)۔۔۔۔۔شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے: "ایسے گناہوں سے بچو جن کی بخشش نہیں:
(۱)لوٹ مار یعنی جس نے کوئی چیز چوری کی قیامت کے دن اسے لانی پڑے گی اور
(۲)سود کھانا یعنی جس نے سود کھایا وہ قیامت کے دن مخبوط الحواس مجنون بن کر اٹھے گا، پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط

(پ۳، البقرۃ: ۲۷۵)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔"

(مجمع الزوائد،کتاب البیوع، باب ماجاء فی الربا،الحدیث:۶۵۸۸،ج۴، ص۲۱۴)

(42)۔۔۔۔۔صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:
"سود کھانے والا بروزِ قیامت (دیوانوں کی طرح) اپنے پہلوؤں کو گھسیٹتا ہوا آئے گا۔"

(درالمنثور،سورۃ البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۷۵،ج۲،ص۱۰۲)

(43)۔۔۔۔۔۔نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس کے مال میں بھی سود سے اضافہ ہو گا اس کا انجام کمی پر ہی ہو گا۔"

(سنن ابن ماجه، ابواب التجارات، باب التغليظ فى الربا، الحديث:۲۲۷۹، ص ۲۶۱۳)

(44)۔۔۔۔۔۔دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"(بظاہر) سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو جائے اس کا انجام کمی پر ہی ہوتا ہے۔"

(المستدرك، كتاب البيوع، باب الربا وان كثر-----الخ، الحديث:۲۳۰۹، ج۲، ص۳۳۹)

(45)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنزہ عن العیوب عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ہر ایک سود کھائے گا اور جو نہیں کھائے گا اس تک اس کا غبار پہنچ جائے گا۔"

(سنن ابن ماجة، ابواب التجارات، باب التغليظ فى الربا، الحديث:۲۲۷۸، ص ۲۶۱۳)

(46)۔۔۔۔۔۔شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میری اُمت کے کچھ لوگ برائی اور لہو و لعب میں رات بسر کریں گے اور صبح حرام کو حلال سمجھنے، گانے گانے والیاں رکھنے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کی وجہ سے بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔"

(مجمع الزوائد، كتاب الاشربة، باب فيمن يستحل الخمر، الحديث:۸۲۱۵، ج۵، ص ۱۱۹)

(47)۔۔۔۔۔۔حضور نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

"اس اُمت کی ایک قوم کھانے پینے اور لہو و لعب میں رات گزارے گی، پھر جب وہ صبح کریں گے تو ان کے چہرے مسخ ہو کر بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے اور ان میں دھنسانے اور پھینکے جانے کے واقعات رونما ہوں گے یہاں تک کہ لوگ صبح اٹھیں گے تو کہیں گے: "آج رات فلاں کا گھر دھنسا دیا گیا اور آج رات فلاں کا گھر دھنسا دیا گیا۔" اور ان پر آسمان سے پتھر پھینکے جائیں گے جیسا کہ حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم کے قبیلوں اور گھروں پر برسائے گئے اس لئے کہ وہ شراب پئیں گے، ریشم پہنیں گے، گانے گانے والیاں رکھیں گے، سود کھائیں گے اور رشتہ داروں سے قطع تعلّق کریں گے۔"

(كنز العمال، كتاب المواعظ والرقائق، قسم الاقوال، الحديث:۴۴۰۱۱، ج۱۶، ص۳۶)

تنبیہ:

سود کو بھی کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ احادیث مبارکہ میں اسے کبیرہ بلکہ **اکبرُ الکبائر** کہا گیا ہے۔

(48)۔۔۔۔۔۔سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "7 ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔" عرض کی گئی: "یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! وہ کون سی ہیں؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

"(۱) اللہ عزوجل کے ساتھ شریک ٹھہرانا،

(۲) جادو کرنا،

(۳) کسی کو ناحق قتل کرنا،

(۴) یتیم کا مال کھانا،

(۵) سود،

(۶) جنگ کے دن بھاگ جانا اور

(۷) پاک دامن، سیدھی سادی مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا۔"

(صحیح البخاری، کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ، باب رمی المحصنات -----الخ، الحدیث:۶۸۵۷، ص۵۷۲)

(49)------شاہِ ابرار، ہم غریبوں کے غمخوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "کبیرہ گناہ 9 ہیں ان میں سب سے بڑا گناہ اللہ عزوجل کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی مؤمن کو (ناحق) قتل کرنا اور سود کھانا ہے۔"

(السنن الکبری للبیھقی، کتاب الشھادات، باب من تجوز شھادتہ-----الخ، الحدیث:۲۰۷۵۲، ج۱۰، ص۳۱۴)

(50)------رسولِ انور، صاحبِ کوثر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ اللہ عزوجل کے ساتھ شریک ٹھہرانا، مؤمن کو ناحق قتل کرنا، سود اور یتیم کا مال کھانا ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی الکبائر، الحدیث:۳۸۲، ج۱، ص۲۹۱)

(51)------نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے: "7 کبیرہ گناہوں سے بچو: اللہ عزوجل کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی کو قتل کرنا، میدان جنگ سے بھاگنا، یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا۔"

(المعجم الکبیر، الحدیث:۵۶۳۶، ج۶، ص۱۰۳)

(52)------رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اہلِ یمن کی طرف خط لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیتوں کا تذکرہ تھا اور حضرت سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے کر بھیجا، خط میں لکھا تھا: "کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ اللہ عزوجل کے ساتھ شریک ٹھہرانا، مؤمن کو ناحق قتل کرنا، جنگ کے دن اللہ عزوجل کے جہاد سے بھاگنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پاک دامن عورت پر تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود اور یتیم کا مال کھانا ہیں۔"

(سنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الزکاۃ، باب کیف فرض الصدقۃ، الحدیث:۷۲۵۵، ج۴، ص۱۴۹)

سابقہ احادیثِ مبارکہ سے فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ سود کھانے والا، کھلانے والا (یعنی دینے والا)، لکھنے والا، گواہ، اس میں کوشش کرنے والا، اس پر مددگار تمام کے تمام فاسق ہیں اور اس میں کسی قسم کا بھی دخل کبیرہ گناہ ہے۔